© rasailojaraid.com

فقیہ اہل السنۃ فی مکہ

الشیخ السید محمد علوی المالکی الحسنیؒ

تحریر و تحقیق: نور احمد شاہتاز

آپ کا اسم گرامی السید محمد بن علوی ہے آپ کے والد گرامی مکہ مکرمہ کے نامور عالم السید علوی بن السید عباس عبدالعزیز المالکی کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کی ولادت مبارکہ بلدالحرام مکہ مکرمہ میں ۱۳۶۷ھ میں ہوئی۔ کمسنی ہی میں حفظ قرآن کریم کی سعادت حاصل کی، ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی اور مکہ مکرمہ میں مسجد حرام میں مختلف علماء کرام کے حلقہ ہائے درس میں شریک رہے۔ چنانچہ آپ نے انہی علماء سے علوم متداولہ کی تکمیل کی۔ علاوہ ازیں اسکول کی تعلیم بھی جاری رکھی۔ مکہ مکرمہ کے معروف مدرسہ الصولتیہ میں باقاعدہ تحصیل علم میں مشغول رہے۔ انہوں نے جدہ کے الفلاح اسکول میں بھی تعلیم حاصل کی، ان کی ذہانت و ذکاوت کا عالم یہ تھا کہ صرف پندرہ برس کی عمر میں اپنے والد گرامی کے حکم سے مسجد حرام میں طلبہ کو علوم اسلامیہ کی بعض کتب کی تدریس شروع کردی تھی۔ بعد ازاں جامعہ ازہر مصر کے کلیہ اصول الدین سے اصول الدین کے مضمون میں ایم اے اور پچیس برس کی عمر میں ڈاکٹریٹ کرنے کا اعزاز حاصل کرلیا۔ جامعہ ازہر سے پی ایچ ڈی کرنے والے یہ پہلے کم عمر سعودی طالب علم تھے۔ ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ حدیث پر تھا، جامعہ ازہر کے اساتذہ نے اس مقالہ کی بڑی تعریف کی خصوصا خاتم النبیین اور دیگر کتب کے معروف مصنف اور جامعہ ازہر کی قد آور علمی شخصیت جناب شیخ ابوزہرہ نے تو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

طلب علم اور اکتساب فیض کے لئے متعدد اسلامی ملکوں کا سفر کیا اور وہاں کے نامور اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ علاوہ ازیں حرمین شریفین میں مختلف ممالک سے آنے والے علماء کرام سے بھی برابر استفادہ کرتے رہے۔

خاندانی وجاہت:

آپ کا شجرہ نسب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے توسط سے جناب رسالتمآب ﷺ سے جاملتا ہے۔ آپ حسنی سید ہیں اور آپ کے خاندان کے لوگ اشراف مکہ میں سے ہیں۔

☆ اصول فقہ وہ علم ہے جس میں احکام کے لئے ثبوت ودلائل سے بحث کی جائے۔ ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ کے والد گرامی السید علوی مالکی حرم مکی کے نامور اساتذہ میں شامل تھے والد گرامی نے چالیس برس تک حرم شریف میں علوم اسلامیہ کے درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔آپ کے تلامذہ دنیا بھر کے اسلامی ممالک سے تعلق رکھتے تھے جو آج ان ممالک کے مختلف سرکاری اور مذہبی عہدوں پر فائز ہیں۔ شاہ فیصل مرحوم مکہ مکرمہ کے حوالہ سے کوئی بھی فیصلہ ان کی مشاورت کے بغیر نہیں کرتے تھے۔

ان کے وصال پر مکہ مکرمہ میں بالخصوص اور سعودی عرب میں بالعموم مکمل سوگ کی کیفیت تھی چنانچہ سعودی عرب کے تمام ریڈیو اسٹیشنوں سے تین دن تک سوائے تلاوت قرآن کریم کے اور کوئی پروگرام نشر نہیں کیا گیا۔ یہ ایک ایسا عمل تھا جو السید علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے علاوہ کسی اور موقع پر دیکھنے میں نہیں آیا۔ان کی حیات وخدمات پر ایک مستقل کتاب صفحات مشرقۃ فی حیات السید الشریف علوی بن عباس المالکی، لائق مطالعہ ہے۔

آپ کے دادا حضرت علامہ الشیخ السید عباس المالکی، سلطنت عثمانیہ وہاشمیہ میں مکہ مکرمہ کے قاضی اور امام وخطیبِ حرم کے رتبہ پر فائز ہوئے اور سعودی اقتدار کے آغاز کے زمانہ تک اس منصب پر فائز رہے۔ شاہ عبدالعزیز بن سعود ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ آپ کے دادا کے علاوہ آپ کے اجداد میں پانچ بزرگ عثمانی اور ہاشمی سلطنت کے دور میں مسلسل حرم شریف کے مالکی ائمہ وخطباء رہ چکے ہیں۔۔(حوالہ۔نور النبر اس فی اسانید الجد السید عباس، تالیف محمد علوی مالکی) حضرت علامہ الشیخ محمد بن علوی المالکی کے چھوٹے بھائی الشیخ عباس المالکی بھی اسکالر ہیں ،وہ نہایت عمدہ انداز میں قصیدہ پڑھتے ہیں، اور ان کی آواز اتنی پرسوز ہے کہ عرب انہیں لحن داودی کا مالک قرار دیتے ہیں۔جدید تاریخ مکہ میں گزشتہ صدی کے جن نامور علماء واسکالرز کے نام ہیں ان میں السید محمد علوی المالکی اور ان کے خانوادہ کے عظیم بزرگوں کا ذکر بطور خاص ملتا ہے۔

حضرت السید محمد علوی المالکی رحمۃ اللہ علیہ نے جن شیوخ اور اہل علم سے اکتساب علم وفیض کیا ان کا تعلق مختلف ممالک اور بلاد وامصار سے ہے، وہ بیرون ملک بھی زیر تعلیم رہے، ان کے نامور اساتذہ ومشائخ میں درج ذیل کے اسمائے گرامی بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ان شیوخ میں سے بعض سے حضرت کو روحانی سلسلہ میں اور بعض سے روایتِ حدیث میں اجازۃ حاصل تھی۔

☆علم اصول فقہ کی غرض یہ ہے کہ شریعت کے احکام فروعی کو تفصیلی دلائل کے ساتھ جانا جائے☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مکہ مکرمہ میں ان کے اساتذہ وشیوخ

۱۔السید علوی بن السید عباس المالکی (حضرت کے والد گرامی)
۲۔الشیخ محمد یحیٰ بن امان المکی
۳۔الشیخ محمد العربی بن التبانی المکی
۴۔الشیخ حسن بن سعید یمانی المکی
۵۔الشیخ حسن بن محمد المشاط المکی
۶۔الشیخ محمد نور سیف بن ہلال المکی
۷۔السید محمد امین کتبی المکی
۸۔السید اسحاق بن ہاشم عزوز المکی
۹۔الشیخ ابراہیم داود فطانی
۱۰۔الشیخ محمد یاسین بن عیسیٰ فادن المکی
۱۱۔السید حسن بن محمد فدعق
۱۲۔السید عبدالقادر بن عیدروس البار
۱۳۔الشیخ محمد خلیل طیبہ المکی
۱۴۔الشیخ حسن بن ابراہیم الشاعر شیخ القراء بالمدینۃ المنورہ
۱۵۔السید احمد بن یاسین الخیاری المدنی شیخ القراء بالمدینۃ المنورہ
۱۶۔الشیخ محمد بن ابراہیم المبارک الاحسائی
۱۷۔الشیخ محمد بن ابی بکر الملا الاحسائی
۱۸۔الشیخ محمد مصطفیٰ بن الامام بن عبدالقادر العلوی الشنقیطی
۱۹۔الشیخ عبدالغفور بن شاہ سید العباسی المدنی النقشبندی

یمن وحضرموت میں ان کے اساتذہ وشیوخ

۱۔الحبیب عمر بن احمد بن سمیط
۲۔الحبیب علوی بن عبداللہ بن شہاب
۳۔الحبیب عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن علوی العطاس
۴۔الحبیب احمد مشہور بن طہ الحداد
۵۔الحبیب علوی بن عبداللہ بن احمد بن حسن العطاس
۶۔الحبیب محمد بن سالم بن حفیظ
۷۔الحبیب علی بن سالم بن احمد بن حسن العطاس
۸۔الحبیب حسن بن عبداللہ الشاطری
۹۔الحبیب محمد بن احمد الشاطری
۱۰۔الحبیب عطاس بن عبداللہ الحبشی
۱۱۔الحبیب عبدالقادر بن احمد السقاف
۱۲۔السید حسن بن احمد الاہدل
۱۳۔السید مطہر بن مہدی الغربانی الیمانی
۱۴۔السید اسماعیل بن مہدی الغربانی
۱۵۔الشیخ فضل بن محمد بن عوض بافضل التریمی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مغرب (مراکش) میں ان کے اساتذہ وشیوخ

۱۔ الشریف عبدالکبیر بن محمد الصقلی الماحی
۲۔ السید عبداللہ بن محمد بن الصدیق الغماری
۳۔ السید عبدالعزیز بن محمد بن الصدیق الغماری
۴۔ الشیخ محمد المنتصر بن محمد الزمزی الکتانی
۵۔ السید عبداللہ بن محمد قنون الحسنی
۶۔ الشیخ الفاروقی بن الرحالی المراکشی
۷۔ الشیخ محمد الطاہر بن عاشور التونسی
۸۔ الشیخ الطیب بن المولود بن مصطفیٰ الجزائری

مصر میں الشیخ محمد بن علوی کے اساتذہ وشیوخ

۱۔ الشریف محمد الحافظ التیجانی
۲۔ الشیخ حسنین بن محمد الجعفری
۳۔ امین بن محمود خطاب السبکی المصری
۴۔ الشریف محمد بن ابراھیم الخلوتی
۵۔ المعمر الشیخ محمد بن عبداللہ بن ابراھیم العقوری

انڈونیشیا میں ان کے اساتذہ وشیوخ

۱۔ الحبیب علی بن عبدالرحمٰن الحبشی
۲۔ الحبیب علی بن حسین بن محمد العطاس
۳۔ الحبیب حامد بن حامد السری
۴۔ الحبیب محمد بن احمد بن زین الحداد
۵۔ الحبیب شیخ بن سالم بن احمد بن جندان
۶۔ الحبیب سالم بن احمد جندان
۷۔ الحبیب محمد بن سالم بن احمد العطاس
۸۔ الحبیب المعمر عبدالرحمٰن بن عبداللہ الحبشی
۹۔ الحبیب محمد بن احمد بن حسن الکاف

ہند و پاک کے متعدد اہل علم سے شیخ نے اکتساب فیض کیا ان کے معروف ہندی اساتذہ ومشائخ میں حضرت علامہ مفتی مصطفیٰ رضا خانؒ بن امام احمد رضا خان بریلویؒ قابل ذکر ہیں۔

الشیخ محمد بن علوی المالکی نے جامعہ الازہر سے فراغت کے بعد مکہ مکرمہ کی جامعہ ام القری میں اسلامی شریعت کے استاذ (Professor) کے طور پر (۱۳۹۰ تا ۱۳۹۹ ہجری) تدریسی خدمات انجام دیں آپ ۱۹۷۰ تک اس جامعہ سے وابستہ رہے۔ ۱۹۷۱ میں ان کے والد گرامی کے انتقال کے بعد شیوخِ مکہ نے انہیں حرم شریف میں اپنے والد گرامی کی مسند علم پر درس کے لئے فائز کیا چنانچہ

☆ خاص وہ لفظ ہے جو کسی معلوم معنیٰ یا معلوم مسمّی کے لئے انفرادی طور پر وضع کیا گیا ہو☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ ایک عرصہ تک حرم مکی میں اپنے والد گرامی کے حلقہ درس کو جاری کئے رہے۔ بسا اوقات وہ مدینہ طیبہ میں دروس کے لئے مدعو کئے گئے۔

شیخ نے حرم مکی میں کم وبیش ۳۵ برس تک درس وتدریس کے فرائض انجام دئے، تا آنکہ شیخ عبدالعزیز بن باز کی سربراہی میں سعودی عرب کی سرکاری فتوی کونسل کی طرف سے ان کے خلاف جاری ہونے والے فتوی کی بنا پر جس میں انہیں سلفی عقائد سے منحرف قرار دیا گیا تھا، سعودی حکومت نے انہیں اس خدمت سے الگ کر دیا، تاہم انہوں نے الرصیفہ / العتیبیہ میں اپنی قیام گاہ پر درس وتدریس اور تصوف کی مجالس کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان کی قیام گاہ ایک بڑے دارالعلوم سے کم نہ تھی جس میں رہائشی غیر ملکی طلبہ کی تعداد پانچ سو سے متجاوز تھی۔ اگر چہ ان طلبہ کے لئے کتب، لباس اور دیگر ضروریات کے حوالہ سے مکہ کے اہل ثروت اپنی خدمات پیش کرنے میں بخل نہیں کرتے تھے تاہم وہ اکثر اوقات ان جویان علم کا نان نفقہ اپنی ذاتی آمدن سے مہیا کرتے تھے۔ وہ مغرب تا عشاء سینیئر طلبہ واساتذہ کو اپنی قیام گاہ پر حدیث پڑھاتے، سبق کا آغاز قصیدہ بردہ شریف سے ہوتا، پیر اور جمعرات کو خاص محفل ذکر ونعت ہوتی، راقم الحروف ان کے اس درس میں ۱۹۸۰ سے ۱۹۸۳ تک حاضر رہا۔ درس میں شمولیت کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا، داخلے ہو چکے ہیں مزید گنجائش نہیں ہاں طالب مستمع کے طور پر (سماعتِ حدیث کے لئے) شریک ہونا چاہو تو مانع نہیں، مگر اس صورت میں کوئی سند (سرٹیفکیٹ) نہیں ملے گی۔ سند درکار ہو تو ملازمت ترک کر کے آئندہ سال اسٹڈی ویزا پر آنا ہوگا۔ راقم نے اس اجازت کو غنیمت جانا اور طے کر لیا کہ سند سے کیا غرض، اصل مقصود تو علم ہے اور اہل علم کی صحبت۔ چنانچہ جانا آنا شروع کر دیا۔ اور ان کی مجلس سے خوب استفادہ کیا۔ وہ علم کا ایک بحر ذخار تھے۔ گفتگو فرماتے تو لگتا تھا کسی نے موجوں کی روانی کو چھیڑ دیا ہو۔ اور تشریح حدیث فرماتے تو ادب کا انتہائی خیال فرماتے تھے۔ بار بار حضور ﷺ پر درود پڑھتے اور پھر حدیث پڑھ کر تشریح میں مصروف ہو جاتے۔ ایک ایک حدیث پر مدلل ومفصل تقریر فرماتے تھے۔ اس درس میں ان کے طلبہ کے علاوہ مکہ کے معززین کی ایک بڑی تعداد شریک ہوتی تھی۔ بعض سعودی وزراء اور مشیر تک ان کے مرید تھے۔ ان کے حلقہ درس میں راقم نے محمد عبدہ یمانی اور محمد ذکی یمانی تک کو باادب دوزانو بیٹھے دیکھا۔

☆ عام وہ لفظ ہوتا ہے جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً یا معناً شامل ہو ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تالیفات :

الشیخ محمد بن علوی المالکی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد کتابیں لکھیں جن میں سے بعض حسب ذیل مشہور ہیں۔

☆انوار المسالك بين المقارنة بين روايات الموطا للامام مالك

☆البشرى فى مناقب السيدة خديجة الكبرى

☆البيان والتعريف فى ذكرى المولد النبوى الشريف

☆تحقيق الآمال فيما ينفع الميت من الاعمال

☆المنهل اللطيف فى اصول الحديث الشريف

☆مجموع فتاوى ورسائل السيد علوى المالكى

☆فتح القريب المجيب على تهذيب الترغيب والترهيب

☆الزيارة النبوية بين الشرعية والبدعية

☆اذكار نبويه وادعية سلفية

☆اصول التربية النبوية

☆الانسان الكامل

☆المسلمون بين الواقع والتجربة

☆خصائص الامة المحمدية

☆التحذير من المجازفة بالتفكير

☆فى رحاب بيت الله الحرام

☆جالية الكدر (تحقيق وتعليق)

☆الحصون المنيعة

☆حول خصائص القرآن

☆دروع الوقاية باحزاب الحماية

☆الدعوة الاصلاحية

☆ذكريات ومناسبات

☆زبدة الاتقان فى علوم القرآن

☆شرح منظومة الورقات فى اصول الفقه

☆شريعة الله الخالد

☆شفاء الفواد فى زيارة خير العباد

☆شوارق الانوار

☆العقد الفريد

☆ابواب الفرج

☆القدوة الحسنة فى منهج الدعوة الى الله

☆ما لا عين رات

☆القواعد الاساسيةفى مصطلح الحديث

☆مفاهيم يجب ان تصحح

☆قل هذه سبيلى

☆تاريخ الحوادث والاحوال النبوية

☆حول الاحتفال بذكرى المولد النبوى الشريف

☆مفهوم التطوير والتجديد فى الشريعة الاسلامية

☆ قرآن پاک کے خاص پر عمل قطعی طور پر واجب ہوتا ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وصال و کیفیات وصال :

حضرت الشیخ محمد علوی المالکی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک ۳۰/۲۹ ۔ اکتوبر سن ۲۰۰۴ء صبح صادق کے وقت واصل بحق ہوئے۔ ان کا وصال طبعی تھا، وہ روزے سے تھے، اور روزے کی حالت میں موت کی وہ دعا کیا کرتے تھے۔ بظاہر ایسا کوئی عارضہ لاحق نہ تھا، تاہم ایک عرصہ سے ذیابیطس کی شکایت ہوگئی تھی۔ شب جمعہ انہوں نے تراویح کی نماز جماعت سے ادا کی، وہ اپنے احباب کے ساتھ حسب معمول شاداں و فرحاں نظر آئے۔ انہوں نے معمول کے مطابق اپنے پوتوں نواسوں سے ازراہ شفقت مزاح فرمایا اور طلبہ سے گفتگو بھی کی۔ وہ رمضان المبارک کی راتوں کو جاگتے اور دن کی بجائے رات ہی کو پڑھایا کرتے تھے۔ اس روز بھی انہوں نے اپنے انتقال سے صرف ایک گھنٹہ قبل تک اپنے طلبہ کو معمول کا درس دیا۔ جو رات دو بجے تک جاری رہا۔ اس درس میں شریک طلبہ کی تعداد چھ سو تھی۔

اپنے ایک طالب علم کو انڈونیشیا فون کر کے رمضان المبارک سے بہت پہلے کہا رمضان میں حرم شریف آؤ گے؟ اس نے عذر پیش کیا تو فرمایا اگر میری موت کی خبر سن تو پھر بھی نہیں آؤ گے؟ انہوں نے ساٹھ برس کی عمر پائی۔

حرم شریف میں جمعہ کے روز نماز تراویح کے بعد ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی، نماز جنازہ کے بعد ان کے جسد خاکی کو جنت المعلی لے جایا گیا، مکہ مکرمہ میں طویل عرصہ کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ جنازہ کیساتھ بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ذکر کیا جارہا تھا۔ حرم سے لے کر معلیٰ تک لوگ ہی لوگ تھے۔

انہیں ان کے والد گرامی کے پہلو میں ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے احاطے میں سپرد خاک کیا گیا۔ اس موقع پر پولیس کی ایک بھاری نفری (تقریباً ۵۰۰۔ افراد) کو جنت المعلی کے اردگرد متعین کیا گیا تاکہ ان کے ہزارہا مریدین و تلامذہ اور ان سے محبت رکھنے والے جو شیخ کے وصال پر غمزدہ تھے اور کرب کے عالم میں ان کی تدفین میں شرکت کے خواہاں تھے، وہ ہزاروں غمزدہ لوگ قبرستان میں داخل ہو کر امن عامہ کا مسئلہ پیدا نہ کردیں۔ اور تدفین میں مشکل پیش نہ آئے۔ تدفین میں ان کے لواحقین کے علاوہ شیوخ مکہ کی ایک بڑی تعداد اور شاہی خاندان کے افراد بھی شریک تھے۔ اخبارات کے مطابق دو لاکھ افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

اس موقع پر سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک کے اخبارات نے ان کی وفات کی خبر ۳۰

☆عام کی دو [illegible] ہیں۔ ۱۔ عام مخصوص [illegible] ۲۔ عام غیر مخصوص [illegible] ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اکتوبر ۲۰۰۴ کو شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کی۔ مضامین لکھے گئے اور ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ایک انگریزی اخبار نے ان کی نماز جنازہ وتدفین کے بارے میں لکھا:۔

JEDDAH, 31 October 2004 - Tens of thousands of students attended the funeral of Sheikh Sayed Muhammad Alawi Maliki who died early Friday morning and was buried in the Al-Malah cemetery in Makkah after Taraweeh prayer. All roads leading to the cemetery were closed because of the large crowd of mourners. Former Information Minister Dr. Muhammad Abdu Yamani, a friend of the sheikh, said the world suffered a tragic loss in his death. He described him as a man with an open mind. His house was open to everyone. "The whole of Makkah is very sad that he died."Hundreds of students graduated under his training. He was in very good condition when I met him early in Ramadan but death was too quick to claim his life," Dr. Yamani said. (Al-Medinah, Daily Newspaper)

حضرت علامہ شیخ محمد بن علوی المالکی نہایت فاضل، متقی، عالم باعمل، عابد شب زندہ دار اور جدید وقدیم علوم کے جامع تھے۔ وہ سلسلہ عالیہ قادریہ اور نقشبندیہ کے علاوہ شاذلیہ سلسلہ سے بھی فیض یافتہ تھے۔ انہیں روایت حدیث میں متعدد شیوخ سے اجازۃ حاصل تھی۔ وہ مکہ مکرمہ کے نامور علماء میں سے تھے۔ عرب وعجم میں انہیں ایک خاص شہرت حاصل تھی۔ ہندو پاک کے اہل علم مکہ مکرمہ میں ان سے شرف ملاقات کے لئے ضرور جاتے اور ان کے در دولت پر حاضری دینے کو سعادت خیال کرتے تھے۔ حضرت علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی دامت برکاتہم اور حضرت قبلہ قاری رضاء المصطفی اعظمی دامت برکاتہم بھی ۱۹۸۲ میں بیت اللہ شریف حاضری کے لئے تشریف لائے تو راقم ان کی معیت میں حضرتِ شیخ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور ان علماء سے حضرت کو متعارف کرایا۔ اس وقت بھی ان کا حلقہ درس ان کی قیام گاہ پر قائم تھا اور انہوں نے ان پاکستانی علماء سے مل کر نہایت مسرت کا اظہار فرمایا۔ اللہ رب العزت حضرت شیخ محمد بن علوی المالکی کی علمی وروحانی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

(نوٹ: راقم نے اپنے استاذِ گرامی فضیلۃ الشیخ محمد بن علوی المالکی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر عربی میں یہ مضمون لکھا تھا جسے روزنامہ المدینہ (سعودی عرب) نے شائع کیا۔ شائع شدہ مضمون کچھ ایسی حفاظت سے رکھا گیا کہ اب تک مل کے نہیں دیا۔ تاہم اس کا مسودہ بمشکل تمام مل سکا چنانچہ اب حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی کے ایماء پر اس کا اردو ترجمہ (بتصرف یسیر) کرکے اسے پہلی بار مجلّہ فقہ اسلامی میں شائع کیا جارہا ہے۔ نور احمد شاہتاز)

☆ مطلق کیا ہے؟ مطلق وہ ہے جس میں محض ذات کا اعتبار کیا جائے کوئی صفت ملحوظ نہ ہو ☆

© rasailojaraid.com